نماز میں سورۂ ملک کے بعد اللہ رب العٰلمین پڑھ لیا تو نماز کا حکم

دارُالافتاءاہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor11201 تاریخ: 26-12-2020

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص نماز میں سورۂ ملک کی قراءت کرے اور سورت ختم کرنے کے بعد بھولے سے (اللہ رب العٰلمین) بھی پڑھ لے، توکیااس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

بسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں سورۂ ملک کی قراءت کے بعد "اللہ رب العٰلمین" کہنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ نماز میں اللہ پاک کا ذکر بطورِ جواب نہ ہو، تواس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ذکر اللہ کے بطورِ جواب ہونے سے مراد یہ ہے کہ نمازی نماز میں کسی شخص سے مخاطب ہو کر بطورِ جواب اللہ کا ذکر کرے، مثلا: کوئی چھینک مارے، تو بطورِ جواب "یرحمك اللہ" کہے، یا بُری خبر سن کر" انا للہ وانا الیہ راجعون "پڑھے اور اگر خطاب کے بغیر خود ہی ذکر اللہ کرے، تو یہ ذکر مفسدِ نماز نہیں۔ جیسے کوئی نماز میں چھینکنے کے بعد خود ہی" الحمدللہ" یا"یرحمك اللہ" کہے۔ نیز پوچھی گئی صورت میں سجدہ سہو بھی واجب نہیں ہوگا، کیونکہ "اللہ رب العٰلمین" کہنے سے رکوع یا کسی اور رکن کی ادائیگی میں تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار تاخیر نہیں ہوئی۔

علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے دورانِ نماز ذکر اللہ کرنے کے متعلق ردالمحتار میں فرمایا:"لولم یقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظیم لا تفسد لان نفس تعظیم اللہ تعالی والصلاۃ علی نبیہ لاینافی الصلاۃ" یعنی اگر اس نے (ذکر اللہ یادرود پاک سے) جواب کا ارادہ نہ کیا، بلکہ ثناء و تعظیم کا ارادہ کیا، تونماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ فی نفسہ اللہ پاک کی تعظیم اور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا نماز کے منافی نہیں ہے۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد2، صفحہ460، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ قاضی خان میں ہے: "المصلی اذا اخبر بخبر یسرہ فقال الحمدللہ او اخبر بأمر عجیب فقال سبحان اللہ او بخبر یھولہ فقال لا الہ الا اللہ او قال اللہ اکبر ان لم یرد بہ الجواب لم تفسد صلاتہ فی قولھم جمیعا" یعنی نمازی کو اچھی خبر دی گئی، تو اس نے "الحمد للہ" کہا یا تعجب والی خبر سن کر "سبحان اللہ" کہا یا دہشت والی خبر سنی، تو اس نے "لا الہ الا اللہ" یا" اللہ اکبر" کہا، تو اگر اس نے جواب کا ارادہ نہیں کیا، تو تمام ائمہ کے قول کے مطابق اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ **(فتاویٰ قاضی خان، جلد1، صفحہ126، مطبوعہ کراچی)**

درر الحکام شرح غرر الاحکام میں ہے: "ولو قال العاطس أو السامع الحمد للہ لا تفسد، لأنہ لیس جوابا عرفا، ولو قال العاطس لنفسہ یرحمک اللہ لا تفسد، لأنہ بمنزلۃ قولہ یرحمني اللہ وبہ لا تفسد کذافي الظھیریۃ "یعنی اگر چھینک مارنے والے یا سننے والے نے "الحمد للہ" کہا، تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ عرف میں اسے جواب نہیں کہا جاتا اور اگر خود چھینکنے والے نے "یرحمك اللہ" کہا تو بھی نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ یہ اس کے قول: "اے اللہ تو مجھ پر رحم فرما "کے قائم مقام ہے اور یہ کہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اسی طرح ظہیریہ میں ہے۔ **(درر الحکام، جلد1، صفحہ102، مطبوعہ کراچی)**

ذکر اللہ بطور خطاب نہ ہو، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، چنانچہ رد المحتار اور بحر الرائق میں ہے: "واللفظ للآخر: لو قال العاطس لنفسہ یرحمک اللہ یا نفسي لا تفسد لأنہ لما لم یکن خطابا لغیرہ لم یعتبر من کلام الناس کما إذا قال یرحمني اللہ وقید بقولہ یرحمک اللہ لأنہ لو قال العاطس أو السامع الحمد للہ لا تفسد لأنہ لم یتعارف جوابا وإن قصدہ "یعنی اگر نماز میں چھینک مارنے والے نے "یرحمك اللہ یا نفسی" یعنی اے نفس! اللہ تجھ پر رحم کرے، کہا، تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ جب نمازی نے دوسرے کو مخاطب نہیں کیا، تو اس کے الفاظ لوگوں کے کلام میں سے شمار نہیں ہوں گے، گویا اس نے کہا ہے "اے اللہ مجھ پر رحم فرما۔" (مصنف نے نماز فاسد ہونے والی صورت کو کسی کی چھینک کے جواب میں) "یرحمك اللہ" کہنے کے ساتھ مقید کیا، کیونکہ اگر چھینکنے والا یا چھینک سننے والا "الحمد للہ" کہے تو ان کی نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس کا جواب ہونا متعارف نہیں، اگرچہ وہ اس کا ارادہ کرے۔ **(البحر الرائق، جلد2، صفحہ8، مطبوعہ کوئٹہ)**

مزید بحر الرائق میں چند صفحات بعد ذکر اللہ کے چند الفاظ کے مفسد نماز ہونے کے متعلق بیان کرنے کے بعد

فرمایا:”وأراد بھذا الألفاظ الخطاب لأنه لا یشکل علی أحد أنه متکلم لا قارئ “یعنی ان الفاظ سے (نماز اس صورت میں فاسد ہو گی کہ جب) وہ خطاب کا ارادہ کرے کیونکہ اس صورت میں کسی کو شک نہیں رہے گا کہ یہ بات کرنے والا ہے، نہ کہ ذکر کرنے والا۔ (البحرالرائق، جلد2، صفحه11، مطبوعه کوئٹه)

فتاوی نوریہ میں ہے:”اگر قرآن کریم کے کلمات یا کلمہ طیبہ یا تسبیح کسی کے جواب میں کہے، تو مصرح کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے، جبکہ بغرض جواب کہے، ہاں نیتِ جواب نہ ہو، تو پھر ان اذکار سے نماز قطعا فاسد نہیں ہوتی۔“

(فتاوی نوریه، جلد1، صفحه398، مطبوعه دار العلوم حنفیه فریدیه)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ نے فتاوی رضویہ میں تین بار”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار تاخیر کرنے کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:”اگر ایک بار بھی بقدر ادائے رکن مع سنت یعنی تین بار”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار تک تامل کیا، سجدہ سہو واجب ہوا، ردالمحتار میں ہے:”التفکر الموجب للسھو مالزم منه تاخیرالواجب اوالرکن عن محله بان قطع الاشتغال بالرکن اوالواجب قدر اداء رکن وھو الاصح ترجمہ: ہر وہ تفکر (سوچنا سجدہ) سہو کا موجب ہے جو واجب یا رکن کو اپنے مقام سے مؤخر کردے، مثلاً: ادائے رکن کی مقدار کسی رکن یا واجب سے اعراض ہو، یہی اصح ہے۔“

(فتاوی رضویه، جلد8، صفحه178، مطبوعه رضافاؤنڈیشن، لاهور)

کسی رکن میں تین بار”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار تاخیر ہونے سے متعلق بہار شریعت میں ہے:”قراءت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار”سبحان اللہ“ کہنے کے وقفہ ہوا، سجدہ سہو واجب ہے۔“

(بهارشریعت، جلد1، صفحه715، مکتبة المدینه کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

10جُمادی الاُولیٰ 1442ھ/26دسمبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت المفتی darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے